ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

عبدالنعیم
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ سیرت سٹڈیز، یونیورسٹی آف پشاور
پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز
چیئرمین، اسلام نظریاتی کونسل

پشتو زبان میں سیرت پر تصنیف "قلب السیر" میں گوہر خان خٹک کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Abdul Naeem
PhD Scholar, Department of Seerat Study, University of Peshawar.
Professor Dr. Qabla Ayaz
Chairman Islamic Ideology Council, Pakistan

Critical and research evaluation of Gohar Khan Khattak Natia (Hymns) poetry in Qalb-ul-Aseer a book in Pashto language on the life of Holy Prophet (S.A.W)

Gohar Khan Khan Khattak, the son of the famous Pashto warrior poet, Khushal Khan Khattak, got poetic genius from his father in legacy. He wrote a rate book in Pashto language on the life of the Holy Prophet (S.W.A), which is an ample evidence to prove him as rightful descendent of his father. The life of the Holy Prophet (S.W.A) is eulogized in prose, sprinkled with religious poetry (hymns). A manuscript of this unique book is available in Pashto Academy Peshawar University and in the Library of Peshawar Museum. The characteristics feature of this book is that the important events of the life of the Holy Prophet (S.A.W) have been adorned in elegant poetry alongside wonderful prose. The current research study critically evaluates Gohar Khan Khattak's book (Qalb-ul-Aseer particularly the poetic part of it.

Key Words: *Gohar Khan Khattak, Pashto Warrior, Legacy, Pashto Language, Religious Poetry, Manuscript.*

گوہر خان خٹک نے پشتو زبان میں سیرت النبی ﷺ کی ایک نایاب کتاب تحریر کی جس کا قلمی نسخہ پشتو اکیڈمی لائبریری پشاور میوزم کی لائبریری میں موجود ہے۔ کتاب کی افادیت واہمیت کی پیش نظر اس پر شعبہ پشاور سیرت پشاور یونیورسٹی مختلف سکالرز نے اُردو ترجمے کے ساتھ تحقیق و تخریج کرکے پی ایچ ڈی کی سطح پر کام کیا ہے۔ کتاب میں گوہر خان خٹک نے جابجا آپ ﷺ کی مدح پشتو نعتیہ شاعری کی صورت میں عمدہ طریقے سے کی ہے۔ اور یہ اشعار گوہر خان خٹک نے خود کہے ہیں۔

زیر نظر مضمون میں قلب السیر میں گوہر خان خٹک کی نعتیہ شاعری کا ایک تنقیدی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی ذات وبرکات وہ مقدس اور اعلیٰ ترین ذات ہے جس نے بندوں کو اللہ تعالیٰ سے ملایا اور انسانوں کو جلوہ الٰہی سے روشناس کر دیا، اور صدق و امانت کا ایسا سرچشمہ جس سے رہتی دُنیا تک انسانیت فیض حاصل کرتے رہی گی۔ لہٰذا ایسی ہستی کی مدح اور تعریف مختلف ادوار میں مختلف شعراء نے اپنی ذوق کے مطابق آپ ﷺ کا مدح نعتیہ اشعار کی شکل میں بیان کیا ہے۔

نعت جتنی مقدس پاکیزہ شیریں صنف سخن ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ یہ فن اتنی ہی نازک بھی ہے۔ یہ محبوب مجازی کی تعریف والی غزلیں نہیں ہے، جس میں راہ واء خیال کے بے لگام چھوڑ کر منی میں آئے بیان کی جائے یا لکھا جائے۔ کیونکہ اس میں ذات گرامی کا تذکرہ ہے جس کی عظمت وتقدس کے آگے فرشتوں کی گردنیں بھی جُھکی ہے۔ لہٰذا ایک طرف یہ مائع انسان اس احساس سے مغلوب ہوتا ہے تو دوسری طرف اس ذات اقدس کی صفات کا تصور الفاظ تنگ دامن کا احساس دلاتا ہے۔ اور انسان یہ یقین کئے بغیر نہیں رہتا کہ اظہار وبیان کے جتنے اسلوب انسان کے تعریف میں ہیں ان میں سے کوئی بھی ذات گرامی کی حقیقی تعریف وتوصیف کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

نعت کی لغوی تحقیق ومفہوم:

نعت (ن-ع-ت) کا مادہ ہے عربی زبان کا لفظ ہے جو عام طور پر وصف کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ لیکن اگر اس لفظ کے لغوی مفہوم کی تحقیق کی جائے تو اس کے کئی معنی ہیں جیسا کہ الزبیدی (متوفی ۱۲۰۵ھ) مشہور لغوی نے اس مادے کے مختلف صورتوں کو مثالوں سے واضح کیا ہے۔ انعامات کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ "النعت

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

کالمنع"[۱] نعت صوتی اعتبار سے منع کی طرح ہے کہ اس کلمہ میں (درمیانی حرف) ماضی اور مضارع دونوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

نعت کی معنی وصف کے لئے، خصوصاً جب کسی چیز کی وصف میں مبالغہ سے کام لیں اس وقت نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ وصف میں جو کچھ کہا جائے اسے بھی نعت ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

وصف بیان کرنے والے کو ناعت کہتے ہیں اور اس کی جمع نعات ہیں زبیدی نے ایک شعر نقل کیا ہے۔

"انعمتا انی من نُعاسھا[۲]

ترجمہ یعنی میں نے اُس کی تعریف کی، میں اُس کے صنع خوانوں میں سے ہوں۔

نعت کے متعلق وہ مزید لکھتے ہیں:

کہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو نعت کہتے ہیں[۳]

جیسا کہ آپ ﷺ کی نعت بیان کرنے والا کہتا ہے۔

"لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ" [۴]

ترجمہ: یعنی میں نے آپ ﷺ سے قبل اور آپ ﷺ کے بعد جیسا نہیں دیکھا۔

اور اس طرح انتعات کا لفظ بھی وصف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

نعت کی جمع نعوت آتا ہے۔

الزھری (متوفی ۳۷۰ھ) نے نعت کی تعریف یوں کی ہے۔ کہ ہر عمدہ اور خوبصورت چیز کو جس کے اظہار میں مبالغہ سے کام لیا جائے اور جو چیز بہت خوب ہو نعت ہے۔[۵]

نعت کا لفظ اُس انسان کے لئے بھی استعمال ہوگا جو نہایت خوب اور حسن وجمال سے اتعاف پزیر ہو اسی حوالے سے نعت نہایت عمدہ معزز اور سبقت لے جانے والے کو کہتے ہیں۔

عربی نعات میں لفظ نعت اور اس کی دوسری نحوی صورتوں کو جو مفاہیم و مطالب بیان کئے ہیں وہ ان کے روسے نعت کسی چیز کو بیان کرنا یعنی اوصاف بیان کرنا خصوصاً تعریف کے مفہوم میں قرآن مجید میں اس مادہ یعنی نعت کا کوئی استعمال نہیں ہوا ہے۔ البتہ بعض مفسرین نے قرآن کی تشریح وترجمہ میں اس لفظ کو وصف کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

نعت کا مختصر تاریخی جائزہ:

نعت کا لفظ نبی کریم ﷺ کے وصف میں سب سے پہلے خود نبی کریم ﷺ نے استعمال کیا ہے۔ تاہم احادیث وسیرت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے پہلے یہ لفظ آپ ﷺ کے وصف کے لئے حضرت علیؓ نے استعمال کیا۔ جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے۔

من راہ بریھۃ ومن حالتہ فعرفہ احبہ ، یقول ناعتہ لم اری قبلہ ولا بعد مثلہ[۲]

یعنی جو آپ ﷺ کو پہلی دفعہ دیکھتا اس پر آپ ﷺ کی ہیبت طاری ہو جاتی اور آپ ﷺ سے جس کے تعلقات بن جاتے وہ آپ ﷺ سے محبت کرتا اور آپ ﷺ کا وصف والا بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے نہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دیکھا ہے۔

اس حدیث میں لفظ ناعت کے استعمال سے بعض نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلامی ادب میں معنی میں اس لفظ کا استعمال پہلی دفعہ کیا گیا ہے۔ یہ مفہوم اگرچہ مرجوع ہے تاہم بعثت سے پہلے بھی آپ ﷺ کے مداح تھے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات ہی میں حضرت کعب بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حسان بن ثابتؓ کے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی اپنی قوت کلام کے جوہر دکھانے شروع کر دئے تھے اور نظم نعت کا بیش بہا خزانہ جمع ہو گیا تھا۔ البتہ عربی فارسی پشتو اور اُردو میں موجود نعتیہ کلام کا بغور مطالعہ کیا جائے تو نعت کی توصیف و تاریخ کی عظمت و وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

عرب شعراء کی پیروی کرتے ہوئے دیگر زبانوں خصوصاً فارسی میں بہت زیادہ نعتیہ قصائد، نظم، ناعت کہی گئ ناعت کہی گئ اس سلسلے میں ہمیں عطار، رومی، نظامی، جامی، خسرو، فیضی اور سعدی وغیرہ بے شمار شعراء نظر آتے ہیں۔ جن کے نعتیہ کلام محبت رسول سے موجزن ہے۔ انہیں سمندروں سے نعتیہ حبیب کبریا کے بادل اُٹھے اور پشتو شاعری کو بھی سیراب کرتے چلے گئے۔ اس ضمن میں افغانستان وہ خطہ ہے جو درّہ خیبر سے لیکر چمن کوئٹہ ہندوستان تک پشتو شاعری میں رحمان بابا، خوشحال خان خٹک، حمزہ بابا سے ہوتا ہوا گوہر خان خٹک تک ان سب نے آپ ﷺ کی شان میں نعتیہ نظمیں پشتو میں نہایت ہی فصیح وبلیغ انداز میں اپنی شاعری مجموعوں میں سموئے ہیں۔

گوھر خان خٹک نے پشتو میں سیرت پر جو عظیم کتاب "قلب السیر" لکھی ہے اس میں آپ ﷺ کی شان میں جابجا نعتیہ نظمیں لکھیں ہیں۔

نعتیہ کلام کی معنی قدر و قیمت اس کے نفس مضمون پر ہے۔ اگرچہ اس کا مقصد ذات رسالت مآب کی حقیقی عظمت کو واضح کرنا اور آقائے دوجہاں کی بعثت کی نوع انسانی کے لئے اہمیت نمایاں کرنا ہو گا وہ کلام صحیح طور پر نعتیہ گل ہائے کا مستحق ہے۔ چنانچہ نعت نہایت مشکل صنف سخن ہے۔ نعت کی اس نزاکت کا احساس ان شعراء کو ہے جو جُملہ تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں۔ نعت کا اصل موضوع آپ ﷺ کی ذات ہے۔ لہذا ہر قول فعل سے اس ذات کو سامنے رکھا جائے ان تمام آداب کی کماحقہ ورعایت کے بغیر کوئی نعت نہ شریعت کے مطابق ہو سکتا ہے اور نہ یہ کوئی محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب کے ارشادات کے خلاف ہو جیسا کہ ارشاد گرامی ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ۔

میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا(۷)

اس ضمن میں احمد رضا خان بریلوی (متوفی ۱۹۲۱ء لکھتے ہیں۔

حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر شاعر حد سے بڑھتا ہے تو الوہیت میں پھنس جاتا ہے اور اگر کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے(۸)

اسی طرح مولانا تقی عثمانی نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی تعریف میں ذرا سی لغزش نعت کو حدود کفر میں داخل کر سکتی ہے۔

ذرا سی کوتاہی مدح کو قدح میں بدل سکتی ہے اور ذرا سی شاعرانہ غلو ضلالت کے زمرہ میں کر سکتا ہے۔ نعت میں محبت کے ساتھ آداب کا مکمل لحاظ ضروری ہے۔ عشق مجازی میں محبوب کے تذکرے کے لئے جو عنوانات اور اسالیب قابل تعریف سمجھے جاتے ہیں وہ نعت میں بسا اوقات آداب کے خلاف ہوتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ میری مدح سرائی اور تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو جیسے عیسائیوں نے عیسی بن مریم عبداللہ کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا (اور انہیں اللہ کے برابر لا کھڑا کیا) بلا شبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں اس لئے مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہی کہو(۹)

اس بات میں کیا شبہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کو اللہ نے معنوی حسن کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن و جمال سے بھی نوازہ تھا۔ یہاں تک کہ حضرت حسان بن ثابتؓ نے فرمایا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

واجمل منک لم تری قط عینی   وافضل منک لم تلد النساء (۱۰)

"اتنی حسن و جمال کبھی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہو گا اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل کسی عورت نے نہیں جنا"

حضرت عائشہؓ نے تو آنحضرت ﷺ کے جمال کو یوں بیان کیا کرتیہ ہے:

متی یبد فی الراجی الیہ حبینہ مثل مصباح الرجاء المتوقد فمن کان او من قد یکون کا احمد نظام الحق او نفال للمحمد (۱۱)

ترجمہ: اندھیری رات میں ان کی پیشانی نظر آتی تو اس طرح چمکتی ہیں جیسے روشن چراغ احمد مجتبیٰ ﷺ جیسا کون تھا اور کون ہو گا جو نظام قائم کرنے والا ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا"

الغرض نعت شعر کی تمام دوسری اصناف کے مقابلے میں جتنی مقدس پاکیزہ شیریں حسن اتنی نازک بھی ہے۔ان نزاکتوں کو مدِ نظر رکھے بغیر اچھی نعت ہو سکتی۔

گوہر خان خٹک نے اپنی سیرت کی کتاب "قلب السیر" میں نعت کی انہی نزاکتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جا بجا نعتیہ شاعری کی ہے۔

مثلاً: وہ آپ ﷺ کی نبوت کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے جو دُعا مانگی اس میں میرا تذکرہ بھی کیا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیھِمْ رَسُولاً مِنْھُمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ (۱۲)

"اے میرے پروردگار ان میں ایک رسول کو بھیجے جو ان پر تمھاری آیات تلاوت فرمائے"

اور اسی طرح حضرت عیسیٰ نے جب اپنی قوم کو دعوت دیتے تو اس میں میری نبوت کو خوشخبری دیتے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُہٗ اَحْمَدُ (۱۳)

"اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک ایسے پیغمبر کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا"

اور اس کے متعلق گوہر خان خٹک نے ایک حدیث بھی لکھا ہے۔

اَنَا دَعْوَۃُ أَبِی' اِبْرَاھِیْمَ وَبُشْرَی اَخِیْ عِیْسیَ وَرَأَت اُمِّیْ حِیْنَ حَمَلَتْ (۱۴)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

"میں دعائے ابراہیم علیہ السلام اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور میری والدہ جب مجمع کے حاملہ ہوئیں تو ان کے بن سے ایک نور نکلا۔ جس نے شام کے محلات کو روشن کیا۔

ان نصوص کو نعتیہ کے شعری انداز میں موصوف نے یوں بیان کیاہے۔

ابراہیم چی مناجات کا° ھمیشہ ئی ستادر خواست کا°[۱۵]
عیسی ھم ستابشارت کا° تل خبر ئیی پہ امت کا°
پس لہ ماد دین رھبر یے چی دا ختم پیغمبر دے
دا خپل دین بہ دے رسوخ کا° نور دینونہ بہ منسوخ کا°

موصوف نے اس نعتیہ نظم میں حضور ﷺ سے محبت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ابراہیمؑ کی دُعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت آپ ﷺ کی بعثت نبوت کا بین ثبوت دلیل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ جب بھی اپنی قوم کے لوگوں کو دعوت دیتے اسی دعوت میں آپؐ کا تذکرہ کرتے کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جو آخری نبی ہو گا جس کا نام احمد ہو گا۔ اور اس نظم کے آخری شعر میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور میرے دین کے رہبر ہیں اور سارے ادیان منسوخ ہو کر صرف دین اسلام کا بول بالا ہو گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَام[۱۶]

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

چی تہ وزو°لہ مورہ جھان نور شہ لور دلورہ
لہ مکا° معائینہ شہ درست جھان پر° آئینہ شہ
پر°ہ° ولیدل ملکونہ عین دَشام عمارتونہ

موصوف کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو ساری دُنی روشن ہو گئ اور اسی نور کی وجہ سے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے شام کے محلات دیکھے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عرب میں بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔[۱۷]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

اور اسی طرح ایک اور حدیث جو کہ کعب بن اخبار رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کتب سابقہ میں نبی کریم ﷺ کی یہ شان ذکر کی ہے۔

محمد رسول اللہ مولدہ بمکہ ومھاجرہ بیثرب وملکہ بالشام (۱۸)

ترجمہ: "محمد اللہ کے رسول کی ولادت مکہ میں ہو گی اور ہجرت مدینہ میں ہو گی اور ان کی حکومت اور سلطنت شام میں ہو گی"

چنانچہ مکہ سے لیکر شام تک تمام علاقہ آپ ﷺ ہی کی زندگی میں اسلام کے زیر نگین آجائے گا چنانچہ شام آپ ﷺ ہی کی زندگہ میں فتح ہوا۔

اور اسی طرح گوہر خان خٹک نے آپ ﷺ کے پیدائش کے جلوؤں اور بابرکت ہونے کا تذکرہ یوں کیا ہے۔

چی دا٭٭ حلیمہ شوہ	بختاورہ سعیدہ شوہ
پر٭ دغیب برکتونہ	وریدل پر٭ نعمتونہ
فخر کاند٭٭ سعد	چ٭پدو٭٭شوہ ستامھد

موصوف اس شعر میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے برکات صرف آپ ﷺ کے گھر تک محدود نہ تھے بلکہ جس جس نے بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت کی وہ آپ ﷺ کے برکات سے مستفید ہوئے۔ اور آپ ﷺ کی رضاعت کے طفیل آپ ﷺ کی رضاعی والدہ حلیم سعدیہؓ کی نصیب اور قسمت کھل گئی۔ اُن پر غیبی برکات اور نعمتیں آنے لگیں اور حضور ﷺ اس پر فخر بھی کرتے تھے کہ میری رضاعت بنی سعد میں ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے بنی سعد قبیلہ کا تذکرہ یوں کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا رسول ﷺ آپ کی زبان نہایت فصیح ہے آپ ﷺ نے فرمایا اوّل تو میں قریش میں سے ہوں اور پھر بنی سعد میں میں نے دودھ پیا ہے۔ قبیلہ سعد واقعی خوش قسمت والا قبیل ہو گیا کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے اس قبیل کا ذکر قیامت تک یاد رکھا جائے گا(۱۹)

نہ وودو٭٭ سعادتہ	٭کہ یاد شول تر قیامتہ
شق ئی ک٭ہ دستا سینہ	تر٭لر٭٭ہ کینہ
٭ول دتاروندے تروا٭ہ	ھم تر جنس وانس وودوا٭ہ
داخدمت داجبرئیل وہ	ہم مددئی میکائیل

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

گوھر خان خٹک نے اس شعر میں آپ ﷺ کے شق صدر کے واقع کو نعتیہ انداز میں یوں بیان کیا ہے ۔ کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ نے آپ ﷺ کے سینے کو چاک کیا اور اُس میں سے تمام کثافتیں دھو ڈالیں اور پھر سارے انسانوں اور جنوں کے ساتھ تولہ لیکن آپ ﷺ ساری دُنیا پر بھاری رہے۔

موصوف اس نعتیہ نظم کے آخر شعروں میں آپؐ کی تعریف اور مدح یوں بیان کرتے ہیں

ستاپہ رو°د°پیدا کا°° | خاوند خدائی ھویدا کا°°
پیدا کا°° چ°احد د° | طفیلی د محمد ﷺ د°

موصوف کہتے ہیں کہ ساری دنیا کی پیدائش آپ ﷺ کے طفیل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جب آپ ﷺ کو پیدا کیا تو اس کے طفیل دنیا آباد کی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

لو لاک لِمَا خلقت الافلاک [۲۰]

ترجمہ: اگر آپ ﷺ نہ ہونے تو میں مخلوق بھی پیدا نہ کرتا۔

صنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سلسلہ ضعفیہ میں موضوع کہا ہے۔

نظم کے آخری شعر میں گوھر خان خٹک نے صفت و توصیف میں غلو سے کام لیا ہے اور وہ یہ نقطہ ہے جس پر علماء کرام تنقید کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک ایسا نقطہ ہے کہ جس میں اس بات کا شبہ نظر آتا ہے کہ نعوذ باللہ کائنات کی تخلیق آپ ﷺ کی مرہون منت ہے شرک کے زمرے میں آسکتا ہے اور آپ ﷺ کے اس قول کے خلاف نظر آتا ہے جسکا تذکرہ پہلے کیا جاچکا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کیا ہے۔ باحث کے ناقص خیال میں اس شعر میں غلو کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔

رسول ﷺ جب چھوٹے تھے تو بھی عظیم صفات کے مالک تھے جب جوانی کی عمر کو پہنچے تو آپ ﷺ اس شان سے جوان ہوئے کہ آپ اپنی قوم میں سب سے زیادہ بامروت سب سے زیادہ خلیق، سب سے زیادہ ہمسایوں کے خبر گیراں سب سے زیادہ حلیم، بردبار، سب سے زیادہ سچے، امانت دار، سب سے زیادہ حصومت او دشنام اور فحش اور ہر بُری بات سے زیادہ دور تھے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

آپ ﷺ کے رائے کو ترجیح دی جاتی ان تمام اوصاف کو گوہر خان خٹک نے اس انداز مین یوں بیان کیا ہے۔

ادب کۀ ونے دٚ احد جل جلالہ وہ	لاھلک چۀ محمد ﷺ وہ (۲۱)
پہ نیژدٚ عاقلانو	درست پیژندلے وہ یارانو

آپ ﷺ بچپن سے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے آدب گُزار تھے۔ چونکہ محبت کے قرینوں میں ادب پہلا مرتبہ ہے۔ لہذا اپنے رب سے محبت بچپن ہی سے اُن کے سینے میں موجود تھی۔ اور اِسی محبت کا پہلا تقاضا آدب کا تھا۔ صاحبانِ عقل نے اُن میں یہی نشانیاں دیکھ لی تھیں۔ تب ہی تو وہ اُن کے گرویدہ اور پیروکار بن گئے تھے۔ اُنکے دوست واحباب نے اُن کی صحیح پہچان کی تھی۔ صحابہ پر اُن کی کاملیت کے اسرار کُھل گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ آپ ﷺ کا حکم بے وچون وچرا مان لیا کرتے تھے۔

مستجمع وہ دجملہ و	لہ اوصافو حمیدہ و
نفس ئۀ تبعہ دھمہ و	دخصالہ شریفہ و
پہ لید لوکشۀ خوب تروہ	پہ قال لازیبا منظروہ

آپ ﷺ کے ذات کے اندر جو اوصاف اللہ تعالیٰ نے رکھے تھے وہ تمام اوصاف اور خصائل شریعت کے تابع تھے۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو ایسا پُرکشش بنایا تھا کہ جو دیکھتے وہ آپ ﷺ کے ساتھ محبت کرتا اور آپ ﷺ کا احترام کرتا اور کلام میں ایسی شرینی اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی کہ لوگوں کے دلوں پیوست ہو جاتی اور وہ تابع ہو جاتا۔

لہ ھمہ وو پہ سخاکشۀ	پہ کرم او پہ وفاکشۀ
دی دخلقو بہترین وہ	مروت ددہ آئین وہ

جو دوسخا میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہ تھا کرم فرمائی اور وفاداری اُن کی سرشت میں ودیعت شُدہ تھی۔ اُن کی حیاتِ طیبہ اور سیرت آج بھی انسانیت کی معراج پر نظر آتی ہے۔ وہ سراپا رحمت تھے۔ آپ ﷺ کے نورانی سُنتوں پر عمل پیرا ہو کر آج بھی فلاح دارین حاصل کرنے کے لئے واحد اکسیر تجویز کی جاتی ہے۔ ساری انسانیت میں آپ ﷺ سے بہترین انسان تخلیق نہیں ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ رحمت اللعالمین ٹھرے اور اخلاق کی تکمیل اُن پر ہوئی اُن کے طور وطریقے اور آئین و نظریہ حیات، مروّت، رواداری اور حقوق العباد کی پاسداری سے عبارت ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

دلیری قوت دوا°ہ　　　　دچانہ وو ھسی وا°ہ

پر قوت شجاع چ°د°وہ　　　　ھسی کلہ بہ س°°وہ

موصوف حضور ﷺ کی شجاعت، بہادری اور دلیری کے بارے میں اپنے اشعار میں لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ ان سب سے منفرد تھے نہایت کھٹن اور مشکل مواقع پر جبکہ اچھے اچھے جانبازوں اور بہادروں کے پاؤں اُکھڑ جاتے لیکن آپ ﷺ اپنی جگہ برقرار رہتے پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے ہی بڑھتے۔ آپ ﷺ کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہ آتی۔ جیسا کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے شعلے خوب بھڑک اُٹھتے تو ہم رسول ﷺ کی آڑ لیا کرتے تھے آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی دُشمن کے قریب نہ ہوتا۔(۲۲)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ کو اور لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے سخاوت، شجاعت، قوت مردمی اور مقابل پر غلبہ اور آپ ﷺ نبوت سے قبل بھی اور بعد زمانہ نبوت میں صاحب وجاہت تھے(۲۳)

پہ حسب کش°ڈیر ازکی وہ　　　　پہ اخلاق کا°ی ڈیر ارضا وہ

پہ نسب کا°ی ڈیر اعلیٰ　　　　پہ وعدہ کا°ی پہ وفا وہ

پہ ھمہ خوئی کا°ی اصلح وہ　　　　پہ جملہ کار کا°ی رجوع وہ

نسب کے لحاظ سے آپ اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ کا خاندان عرب کے اعلیٰ خاندانوں میں سے تھا۔ ایفائے عہد میں کوئی آپ کا ہم سَر نہ تھا۔ جتنی بھی عادات وخصائل ہیں ان سب میں آپ صالحت کے اُوجِ ثُریا پر تھے۔ اوصافِ حمیدہ میں نہ آپ سے کوئی بڑھ پایا اور نہ بڑھ پائے گا۔ خوش خصالی میں آپ بے مثل تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ آج بھی آپؐ کے طریقے کامیابی کی کلید ہیں۔ چونکہ آپ ﷺ کے قول فعِل اور مشوروں میں کل جہاں کی کامیابی کی کُنجی پنہاں ہوتی تھی۔ اس لئے تو ہر کوئی اپنے ہر کام میں صرف آپ سے ہی رجوع کرتے تھے۔ خوبصورتی میں آپ ﷺ عجوبے کے حد تک حسین تھے۔ اور چہرے کی سپدی عجب طریقے کی تھی۔

پہ شائست عجائب سپین وہ　　　　°ندم°ون او نمکین وہ

ھمہ کاري پہ کمال وہ　　　　کہ دخوبي کہ دجمال وہ

نور ھمہ ستاطفیا°د°　　　　کہ علوی د°کا سفلی د°۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

آپ ﷺ کے ذات کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسا کمال رکھا تھا کہ جس کام کو بھی ہاتھ لگاتے مکمل کئے بغیر اس کام کو نہیں چھوڑ تا اور اس کام کے متعلق دوسروں کے لئے ایک ایک مثال قائم کرتے خواہ دعوت ہو، تجارت ہو ، عبادت ہو ہر ایک میں مثال کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا اور ساری کائنات، ساری مخلوق چاہے، سماوی ہو یا چاہے ارضی ہو، آپ ﷺ کے طفیل بخشا جائے گا۔ قیامت کے دن صرف آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی جیسا کہ ہم آذان کے بعد جو دُعا مانگتے ہیں اس میں بھی آپ ﷺ کے وسیلے سے دُعا مانگتے ہیں۔

ورقہ بن نوفل جو نصرانی تھے اور تورات وانجیل کے بڑے عالم تھے کُتب بینی میں اُنھوں نے زمانہ گزارا تھا اور لوگوں کے معلومات میں سے ان واقعات کو بھی جانتے تھے جو جناب حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ سے راہب کی باتیں اور چشم دید حالات کا ذکر کیا تھا کہ دو فرشتے آپ ﷺ پر سایہ آفگن رہا کرتے تھے۔ یہ سارے حالات میسرہ نے خدیجہؓ کو بیان کئے تھے خدیجہؓ نے ان سارے واقعات کو اپنے چچا ورقہ بن نوفل کو بیان کئے تو ورقہ بن نوفل نے کہا اے خدیجہؓ؟ اگر یہ واقعات صحیح ہیں تو محمد ﷺ اس اُمت کے نبی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے اس اُمت کے لئے ایک نبی ہونے والا ہے جس کا انتظار ہے اور یہی اسکا زمانہ ہے اس کے بعد اشتیاق اشعار پڑھے اور فرط شوق سے ان کی آنکھوں سے اشک رواں شروع ہو گئے۔

لولق لما خلقت فلولق۔

گوہر خان خٹک نے ورقہ بن نوفل کے اشعار کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے۔

چہ پہ ز°ہ می ھغہ یاد دی   مستوا° میی پہ فواد دی (۲۴)
°یر مدت دی چی نالان یم   پہ اُمید اُمید °ریان یم
ھمیشہ پہ اندیشنو یم   °یر حریص ئی پہ راتلو یم

ورق بن نوفل کہتے ہیں کہ جب میں نے نبی کریم ﷺ کے معجزات اور صفات کو سُنا تو میرے دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور گویا آپ ﷺ میرے پر چھا گئے دل نہیں نکلتا تھا اور گویا میرا دل آپ ﷺ کے ساتھ پیوست ہو گیا اور اس غم میں پریشان اور نالاں تھا اور اس اُمید سے زندگی گزار رہا تھا۔

اور ہمیشہ آپ ﷺ کی رسالت کا حرص لئے اس اُمید سے جی رہا تھا اور آپ ﷺ کی رسالت کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ وہ موقع کب آئے گا جب آپ ﷺ نبوت سے سرفراز ہونگے اور میں اس کی مدد کروں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

خدیجی ماوتہ وصفتونہ　　داحمد کرامتونہ

د°و°°و کرامتونہ　　دظہور درسالتہ

چ°وماتی بیان ک°ہ　　ز°ہ ئیی درست زمارو°ان ک°

ورقہ بن نوفل کہتے ہیں کہ خدیجہؓ نے حضور ﷺ کے کرامات اور اوصاف بیان کئے وہ سارے کرامات آپ ﷺ کے ظہور رسالت کے متعلق تھے۔ جو جو اوصاف خدیجہؓ بیان کرتے میرے دل پر تیر کی طرح لگتے اور دل میں جم جاتے اور میرا یقین اور بھی مضبوط ہوتا گیا کہ یہ ساری نشانیاں جو خدیجہؓ نے مجھے بیان کئے وہ آخری نبی کی نشانیاں ہیں لہذا آپ ﷺ آخری نبی ہونگے۔

چہ راتلونے پیغمبر دے　محمد ﷺ ددین رھبر دے

دریغہ دریغہ زہ زندہ وے پہ خدمت دَدی بندہ وے

ھرؒ°ارمان، ارمان، ارمان　　چ°،°سر ک°°تر° قربان

ورقہ بن نوفل کہتے ہیں کہ دین حق کے پیغمبر اور رہبر آنے والے ہے اور ساری دنیا اس کی پیروی کرے گی جیسا کہ معراج کا واقعہ ہو تو مسجد اقصیٰ میں سارے انبیاء کی امامت آپ ﷺ نے کی۔ انسان تو انسان ہے جنوں کے بھی نبی ہیں اور پھر نہایت افسوس کے ساتھ کہتے ہے کہ کاش میں آپ ﷺ کے دور رسالت میں زندہ ہوتا اور آپ ﷺ کی خدمت میں ساری زندگی گزارتا، زندگی تو درکنارا گر موقع ملے تو اپنا سارا جان اور مال آپ ﷺ پر نچاور کرتا۔

میسرہ لکہ شکر°　　دراھب دخُل°خبر°

تاتہ وک°°پہ ر°تیا　　شک ھیر°مہ راو°ہ پہ دا

محمد بہ پیغمبر شی　　دعرب عجم بہ سرشی

نبی کریم ﷺ نے جب خدیجہؓ کے مال کو لے کر جو سفر شام کیا تھا اسی سفر میں میسرہ (جو خدیجہؓ کے غلام تھے) دوران سفر آپ ﷺ کی ملاقات ایک راہب سے ہوئی راہب نے آپ ﷺ کے متعلق میسرہ سے کچھ سوالات کئے تھے اور حضور ﷺ سے بھی کچھ باتیں ہوئی، دوران سفر میسرہ نے آپ ﷺ کے کرامات دیکھے تھے ، واپسی پر میسرہ نے خدیجہؓ کو وہ سارے کرامات اور واقعات جو دیکھے اور سُنے تھے خدیجہؓ کو بیان کئے۔ تو خدیجہؓ نے وہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 2, (April to June 2022)

ساری باتیں اپنے چچا ورقہ بن نوفل کو بیان کئے تو ورقہ بن نوفل نے خدیجہؓ کو کہا کہ اے خدیجہؓ راہب نے جو باتیں کی اور میسرہ نے سُنی ہے وہ بالکل حق اور سچ ہے اور اس میں ذرہ برابر شک نہیں کرنا۔ آپ ﷺ عرب تو کیا عرب و عجم بلکہ قیامت تک آنے والوں انسانوں اور جنوں کے پیغمبر ہونگے۔

بشارت دے پہ تابنده　　چه خرسنده اسه خانده

چی د ده مخالفت کا　　یر خذلان او شقاوت

چی له ده موافقت کا　　سعادت د ٔان راحت کا

اے خدیجہؓ تم کو بھی آپ ﷺ کی رسالت کی خوشخبری ہو کہ آپ ﷺ پیغمبر ہے اور اس بشارت سے شاد اور خوش و خرم رہو۔

اور سُنو دُنیا کے اندر جو بدبخت اور شقی انسان ہو گا وہ آپ ﷺ کی رسالت کی مخالفت کرے گا ورنہ جو نیک اور سعادت مند لوگ ہونگے وہ آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق و تائید کرینگے اور آپ ﷺ کے رفقاء ہونگے اور ایسے ساتھی ہونگے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر جان نچھاور کرنے والے ہونگے جیسا کہ صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگی میں اس کو ثابت کیا زندگی کے ہر میدان میں اور آپ ﷺ کی سُنتوں کا ایسا اتباع کیا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِأیّھم اقْتَدَیْتُمْ (۲۵)

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہے جس نے بھی اس کی اتباع کی اُس کو ہدایت ملی:

تل اعدا به ئي منكوب وي　　هم مقهور هم به مغلوب و

هم دے هورے به خلاص وی　　چی خدمت ئي په اخلاص وی

اس سے پہلے شعر میں آپ ﷺ کے رفقاء کے متعلق کہا اور بیان کیا کہ جو آپ ﷺ کے ساتھ دُشمنی کرے گا وہ منکوب، مقھور، مغلوب، ذلیل اور رسوا ہونگے اور رہتی دُنیا تک ان کا نام لینے والا کوئی نہیں ہو گا۔ جیسا کہ ابولہب، ابوجہل وغیرہ کا نام لینا کوئی پسند نہیں کرتا۔ اور اس کے مقابلے میں صحابہ کرامؓ کا نام کتنی عزت کے ساتھ لیتا ہے۔

اور آخر میں فرمایا کہ آپ ﷺ کے رفقاء اس جہاں اور آخرت میں کامیاب اور کامران ہونگے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے متعلق فرمایا:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (۲۶)

"میں ان سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہے"

خلاصہ کلام

گوہر خان خٹک نے اپنی نعتیہ کلام میں انتہائی سادہ اور عام فہم انداز میں تمام آفتی نزاکتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور شعری وسائل کو استعمال میں لاتے ہوئے فنی پختگی اور لب ولہجہ کے والہانہ پن میں نعتیہ نظمیں کہی ہیں جو کیفیت اور سرمستی کے ساتھ ساتھ حسن وبیاں اور حسن تاثیر کا امتزاج لئے ہوئے ہیں اور گویا کہ سیرت کو اپنی نعتیہ شاعری میں سمو دیا ہے۔ چونکہ صنف نعت میں اس قسم کی نعتیہ شاعری کرنا جس میں تاریخی اور سیرت کا امتزاج نمایاں پایا جاتا ہو وہ گوہر خان خٹک کے نعتیہ کلام میں اتمم موجود ہیں۔ اور نعتیہ کلام کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ انسان کے دل میں آپ ﷺ کے سیرت کو پڑھنے ار آپ ﷺ کے سُنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ اُبھر جاتا ہے تاہم بعض مقامات پر نعتیہ شعری گوہر خان خٹک نے تعریف معمولی مبالغہ آمیزی بھی کی ہے۔ لیکن اُس سے آپ کی نعتیہ کلام کی وقعت میں فرق نہیں پڑا ہے۔ کیونکہ کلام میں خوبی بیان کا اثر زیادہ نمایاں طور پر موجود ہے۔

حوالہ جات

۱- الزبیدی، محمد مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، دارالفکر بیروت، طبع ۱۹۹۴، ج ا ص ۹۳

۲- الزبیدی، محمد مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، دارالفکر بیروت، طبع ۱۹۹۴، ج ۳۳ ص ۱۴۹

۳- حوالہ مذکورہ۔

۴- ابن الاثیر، ابی سعادات المبارک محمد الجزری، النہایہ فی غریب الحدیث والاثیر المکتبہ الاسلامیہ، ریاض، ج ۵ ص مادہ نعت

۵- الزھری، تہذیب اللغہ، دارالکتب العلمیہ بیروت مادہ نعت، ج ۴ ص ۳۰۷

۶- ترمذی، عیسیٰ بن ترمذی، شمائل محمودیہ، دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۸

۷- محمد بن اسماعیل۔ صحیح بخاری ج ۱۳۵

۸- ملفوظات احمد رضا بریلوی، ادارہ معارف لاہور، ص ۳۸

۹- مولانا محمد تقی عثمانی، نعت اور اس کے آداب، روج علمی و آدبی مجلہ گورنمنٹ کالج شاہراہ لاہور ج ۱۱۳۹،
۱۹۹۲

۱۰- دیوان حسان بن ثابتؓ دار لکتب العلمیہ بیروت لبنان، ص ۱۰۹

۱۱- ابن عبد البر، الاستیعاب، ادارہ معارف اسلامیہ بیروت، لبنان، ج ا ص، ۱۱۰

۱۲- سورۃ البقرہ ۱۲۹

۱۳- سورۃ الصف ٦

۱۴- احمد، مسند احمد، ج ۴ ص ۱۲۷، حاکم، مستدارک حاکم ج ۲ ص ٦٠٠

۱۵- گوہر خان ختک۔ مخطوطہ قلب السیر ۱۳۹

۱٦- آل عمران، ۱۹

۱۷- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ، المستدارک علی الصحیحن، ریاض۔مکتبہ المعاوج ۲ ص ٦۰۰

۱۸- ابن حجر، فتح الباری، ج ۴ ص ۴٦۴

۱۹- سہیلی، روض الانف ج ا ص ۱۰۹

۲۰- علامہ شوکانی، الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص ۳۲٦

۲۱- گوہر خان ختک۔ مخطوطہ قلب السیر ص ۱۵۱

۲۲- احمد بن حنبل، مسند احمد۔ج ا ص ۸٦ رقم ۵٦۴

۲۳- مسلم بن حجاج، صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۸۰۴

۲۴- گوہر خان ختک۔ مخطوطہ قلب السیر ص ۱٦۴

۲۵- تفسیر آلوسی باب ا ج ا ص ۱۱

۲٦- سورۃ البینہ ۸